



سوال

(328) مطلقہ عورت کی میراث

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خاوند نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، وہ عدت گزار رہی تھی یا گزار چکی تھی کہ اچانک خاوند کا انتقال ہو گیا۔ کیا اس صورت میں عورت خاوند کے ترکہ کی وارث بن سکتی ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر مطلقہ عورت کا خاوند عدت کے دوران مر گیا تو یہ طلاق دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو وہ طلاق رجعی ہوگی یا غیر رجعی۔ اگر طلاق رجعی ہے تو عورت اختتام عدت تک بیوی کے حکم میں ہے وہ خاوند کی وفات کے بعد طلاق کی عدت سے وفات کی عدت میں منتقل ہو جائے گی۔

طلاق رجعی یہ ہے کہ خاوند بیوی کو دخول کے بعد بغیر معاوضہ جینیے پہلی یا دوسری طلاق (خلع نہیں) دے دے اس دوران اگر اس کا خاوند فوت ہو جائے تو وہ اس کی وارث ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَالطَّلَاقُ يَتَرَبُّصْنَ بِأَنْفُسِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ ۚ وَلَا يَحِلُّ لِمَنْ أَنْ يَكْتُمَنَّ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْعَابِ مِنْ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ وَلِبُعُولَتِنَّ أَنْ يَكْفُرْنَ بِمَا فِي أَرْعَابِ مِنْ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ (البقرة 228)

”اور طلاق دی گئی عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک روک رکھیں اور ان کے لیے یہ جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے رحموں میں جو پیدا کیا ہے اسے وہ چھپائیں، اگر وہ اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہیں۔ اور ان کے خاوند اس مدت میں ان کے واپس لوٹا لینے کے زیادہ حقدار ہیں، بشرطیکہ اصلاح احوال کا ارادہ رکھتے ہوں اور عورتوں کے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان پر مردوں کے حق ہیں۔“

اسی طرح ارشاد ہوا:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ مِنْ بَعْدِ تَيْبِنٍ وَأَحْضُوا الْعِدَّةَ ۚ وَالْقَوْلُ لِلَّهِ رَبِّكُمْ لَا تُخْرَجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَحْزَنْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبِينَةٍ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۚ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَحَدَّ اللَّهُ فَهُوَ ظَلَمٌ لِنَفْسِهِ ۚ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا ۙ (الطلاق 65 1)

”اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دینے لگو تو ان کی عدت میں انہیں طلاق دو اور عدت کا حساب رکھو اور اللہ سے جو تمہارا پروردگار ہے ڈرتے رہو نہ تم انہیں ان کے گھروں سے نکالو



اور نہ وہ خود نکلیں، بجز اس صورت کے کہ وہ لعلی برائی (بے حیائی) کا ارتکاب کریں، یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں اور جو کوئی اللہ کی حدوں سے تجاوز کرے گا، تو اس نے اپنے اوپر ظلم کیا۔ تم نہیں جانتے شاید کہ اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی نئی بات پیدا کر دے۔“

اللہ تعالیٰ نے مطلقہ عورت کو عدت کے دوران خاوند کے گھر میں رہنے کا حکم دیا ہے، اور فرمایا ہے کہ وہ نہیں جانتی کہ شاید اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی نئی صورت حال پیدا فرمادے، یعنی اس کا خاوند اس سے رجوع کر لے۔

اور اگر اچانک مر جانے والے خاوند نے بیوی کو طلاق بائنہ یعنی تیسری طلاق دی ہو یا بیوی نے خاوند سے خلع کیا ہو یا وہ طلاق کی عدت نہیں بلکہ فسخ نکاح کی عدت گزار رہی ہو تو ان سب صورتوں میں وہ خاوند کی وارث نہیں بن سکتی اور نہ عدت طلاق سے عدت وفات میں منتقل ہوگی۔ ہاں ایک ایسی صورت ہے جس میں بائنہ طلاق والی عورت خاوند کی وارث بن سکتی ہے، وہ یہ کہ خاوند نے مرض الموت کے دوران بیوی کو ترکہ سے محروم کرنے کے ارادے سے طلاق دی ہو۔ اس صورت میں اگرچہ عدت گزر گئی ہو وہ پھر بھی خاوند کے ترکہ کی وارث بن جائے گی، لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ عورت نے آگے نکاح نہ کیا ہو، ورنہ وہ اس سے محروم ہو جائے گی۔۔۔ شیخ محمد بن صالح عثیمین۔۔۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ برائے خواتین

مختلف فتاویٰ جات، صفحہ: 348

محدث فتویٰ